18. M. HABIBUR REHMAN SAHIB,
Hony. Secretary,
Anjuman Taraqqi-e-Urdu,
Himayat Nagar,
HYDERABAD (DECCAN).

تار کا پتہ
"انجمن" علی گڑھ

رجسٹرڈ نمبر اے ۹۲۲
ٹیلی فون نمبر ۲۰

ہماری زبان

انجمن ترقی اردو (ہند) علی گڑھ کا پندرہ روزہ اخبار

قیمت فی پرچہ دو آنے — سالانہ چندہ دو روپے

جلد ۱۲	یکم جولائی ۱۹۴۵ء	ایڈیٹر: قاضی عبد الغفار	۲۰ شوال المکرم ۱۳۶۴ھ	نمبر ۲۷ ۱۲

شاخوں کی نمائندگی

شاخوں کی تحریروں سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاخوں کے نئے قواعد اور خصوصاً انتخابات کے متعلق قواعد کے سمجھنے میں بعض شاخیں بہت غلطی کر رہی ہیں۔ قواعد میں شاخوں کی نمائندگی کا یہ اصول طے کیا گیا ہے کہ:

"جس شاخ کے پچیس (۲۵) ایسے ممبر ہوں جنھوں نے اپنا چندہ عطا کر دیا ہو تو وہ اپنا ایک نمائندہ صوبائی کمیٹی کے لئے منتخب کر سکے گی۔ لیکن اگر ممبروں کی تعداد چالیس (۴۰) یا اس سے زیادہ ہو تو دو نمائندے منتخب کرے گی۔ لیکن دو سے زیادہ نمائندے کوئی شاخ بھی صوبائی کمیٹی میں شریک نہیں کر سکتی ہے۔"

سمجھا یہ جا رہا ہے کہ ہر (۲۵) ممبروں پر صوبائی کمیٹی کے لئے ایک ممبر منتخب کرنے کا حق دیا گیا ہے یہ بالکل غلط ہے۔ دو نمائندے انتہائی تعداد ہے جو کسی شاخ کی طرف سے منتخب ہو سکتے ہیں۔ جس وقت بھی تمام شاخوں کے ایسے ممبروں کی صحیح تعداد معلوم ہو جائے گی جنھوں نے اپنے چندے ادا کر دیے ہیں تب صدر دفتر خود تمام شاخوں کو اطلاع کر دے گا کہ ان میں سے ہر ایک کو ایک یا دو نمائندوں کے منتخب کرنے کا حق حاصل ہے۔ چندوں کی ادائیگی کے متعلق بھی کچھ غلط فہمی معلوم ہوتی ہے۔ بعض شاخوں میں صرف فیس داخلہ لی جاتی ہے اور کوئی ماہوار چندہ نہیں لیا جاتا۔ مگر بعض شاخوں میں فیس داخلہ بھی لی جاتی ہے اور ماہوار فیس بھی لی جاتی ہے۔ جہاں صرف ایک فیس لی جاتی ہے وہاں اس کی اور جہاں دونوں چندے لئے جاتے ہیں تو ان دونوں کی ادائیگی کے بغیر کوئی ممبر جائز ممبر نہیں سمجھا جا سکتا۔ امید ہے کہ شاخیں ہم اچھی طرح قواعد کو سمجھ کر یا صدر دفتر سے مزید استفسار کرکے ان کے مطابق عمل کریں گی۔

ایک ضروری اعلان

"انجمن کے جنرل سکریٹری صاحب ایک ماہ کی رخصت پر باہر تشریف لے گئے ہیں اسلئے ضروری خط و کتابت نائب معتمد سے کی جائے۔"

(منیجر)

انجمن کی خبریں

رتسر ضلع بلیا

بلیا کی لسانی تاریخ میں جب رتسر کی ادبی محفلوں کا ذکر آئے گا تو ۸ جون ۱۹۵۸ء کی تاریخ ہمیشہ فخر کے ساتھ یاد کی جائے گی۔ پانچ بجے شام کو انجمن ترقی اردو کا افتتاحی جلسہ زیر صدارت ٹھاکر پریم نرائن سنگھ رئیس رتسر شروع ہوا صغیر احمد بلیاوی صاحب نے انجمن ترقی اردو کی شاخ کے قیام کی تجویز اور اس کے عہدہ داروں اور اراکین کے اسمائے گرامی پیش کئے اور شاخ کے قیام کی غرض و غایت بتائی اور مرکزی انجمن کے جنرل سکریٹری کے نائب حضرت خیر بہوروی سے افتتاح کی درخواست کی۔

موصوف شاخ کا افتتاح کرتے ہوئے زبان کی ترقی اشاعت اور انجمن کے پروگرام کی وضاحت فرمائی اور بنیادی تعلیم کی اہمیت پر موصوف نے اپنی خاص میں خاص طور پر زور دیا۔ افتتاح کے بعد مولوی عبداللہ صاحب اعظمی اور مولوی شمس الدین صاحب نے تقریریں کیں۔

صدر جلسہ نے انجمن ترقی اردو سے بڑی دلچسپی لی اور اس قصبے میں اس کی شاخ کے قیام سے انھیں بڑی خوشی ہوئی۔ موصوف نے اپنی تعاون کا یقین دلایا اور فرمایا کہ ہمیں مل جل کر شاخ کے کاموں کو وسیع کرنا چاہیے۔

دوسرے اجلاس کی کاروائی ۸ بجے شب میں حضرت خیر بہوروی کی صدارت میں شروع ہوئی۔ صدارت کی تحریک مجلس استقبالیہ کے رکن صغیر احمد صاحب نے پیش کی جس کی تائید فخر الدین صاحب نے فرمائی۔ مولوی غلام مصطفےٰ صاحب کا خطبۂ استقبالیہ صغیر احمد صاحب نے پڑھا جو بہت پسند کیا گیا۔ صدر مجلس نے صغیر احمد صاحب بی ایس سی (علیگ) سے ایک مقالہ پڑھنے کی درخواست کی۔ اردو زبان کی تاریخ کا خلاصہ تھا۔ مقالہ ختم ہونے کے بعد اہل رتسر کی جانب سے ایک سپاسنامہ خیر صاحب کی خدمت میں پیش کیا گیا جس میں ضلع بلیا کے ایاز مصباح اللغات کے مولف جناب مولانا عبدالحفیظ صاحب اور نوش مکرر شاعر عارف عباسی، آصف رازی اور قمر بلیاوی کا ذکر بھی تھا۔ اس کے بعد غالب کی مشہور غزل سے

"سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہو گئیں"

سے مشاعرے کا آغاز ہوا اور حسب ذیل شعرائے کرام نے اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ فرمایا۔

عارف عباسی بلیاوی، آصف عارفی بلیاوی، قمر بلیاوی، محمود بلیاوی، بدر بلیاوی، اقبال بلیاوی، عاشق صاحب، خالق صاحب

اور مولوی شمس الدین صاحب شمس

قرب و جوار سے آئے ہوئے نمائندوں کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ مولوی شمس الدین صاحب مولوی محمد رحمان صاحب

دن میں حضرت خیر بہوروی نے مدرسہ قطبیہ کا معائنہ فرمایا اور مدرسہ کے طریقۂ تعلیم کی تعریف کی۔ موصوف نے وعدہ فرمایا کہ وہ کوشش کریں گے کہ انجمن اس مدرسے کو امداد دے۔ خیر صاحب نے قومی لائبریری کا بھی معائنہ کیا۔ اس لائبریری میں تقریباً پانچ سو کتابیں موجود ہیں۔ ایک ایسے قصبے میں جہاں کی تعلیمی حالت بہت اچھی نہیں ہے ایک لائبریری کا اور دو مدرسوں کا وجود قابل تعریف ہے۔ انجمن کی شاخ کے قیام کی وجہ سے یہاں کے لوگوں میں ایک خاص جذبہ پیدا ہو گیا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ انجمن کا جب دوسرا جلسہ ہوگا وہ اپنے نتائج کے لحاظ سے مفید ہوگا۔

جلسے میں چند اصحاب نے خصوصیت کے ساتھ شرکت فرمائی۔ ڈپٹی صدرن صاحب صاحب۔ ٹھاکر نرپدا سنگھ صاحب۔ بابو پرشوتم سنگھ صاحب اور شری کملا پانڈے صاحب کے نام خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ (نامہ نگار)

بہوروا ضلع بلیا

رحمت اللہ صاحب سکریٹری انجمن ترقی اردو بانس پار بہوروا لکھتے ہیں کہ:

۱۰ اپریل کو مدرسہ رضویہ کے بچوں اور بچیوں کا سالانہ امتحان اور تقسیم انعامات کا جلسہ زیر صدارت جناب حاجی عنایت اللہ صاحب ہوا۔ خیر بہوروی صاحب مددگار جنرل سکریٹری نے بچوں اور بچیوں کا امتحان لیا اور حاجی عنایت اللہ صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے۔ امتحان اور تقسیم انعامات کے وقت گاؤں کے تمام لوگ موجود تھے۔ مدرسہ رضویہ انجمن ترقی اردو ہند کی نگرانی میں کئی سال سے اپنے فرائض انجام دے رہا ہے۔ محمد بسم اللہ صاحب مدرسے کے ہیڈ ماسٹر ہیں جو طریقۂ تعلیم سے واقف ہیں اور اپنے فرائض کی ادائیگی کو قومی خدمت سمجھتے ہیں۔ خیر صاحب کی اس تجویز کی حاضرین جلسہ نے تائید کی کہ جتنا اعادہ کا نصاب ہے۔ اس کے ساتھ میں جاری کیا جائے جو بجز وانا کمل نصاب ہے۔ اس کے ساتھ ادارۂ تعلیم و ترقی کے چارٹ اور تعلیمی نقشے بھی منگوائے جائیں اور ان کے ذریعے بچوں، بالغوں کو پڑھایا جائے۔

امروہہ ضلع مراد آباد

۸ جون ۱۹۵۸ء ۹ بجے شب انجمن ترقی اردو امروہہ کا چوتھا جلسہ زیر مکان جناب سید باقر حسین صاحب نقوی محلہ سرائے کہنہ میں منعقد ہوا۔

دعائیہ نظم کے بعد جس میں بہت سی چھوٹی بچیوں نے نظمیں اور کہانیاں پڑھیں۔ جہاناں جعفری بیگم صاحبہ نے "ہماری معاشرت" اور رضیہ سلطانہ صدیقی نے "ملکہ نورجہاں" کے عنوان سے مضامین اور عصمت بیگم صاحبہ نے "یتیم کی عید" کے عنوان سے ایک افسانہ پڑھا نظموں کے پروگرام میں بہت سی خواتین نے حصہ لیا جن میں سے شائستہ بیگم صاحبہ، شکیلہ فاطمہ صاحبہ، راحت النساء صاحبہ، آسیہ بیگم صاحبہ، کشور جہاں صاحبہ، سروری خاتون صاحبہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

صالحہ بیگم صاحبہ صدیقی صدر انجمن نے تمام حاضرین کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا

سہارنپور

ظہور احمد صاحب ظہور سکریٹری انجمن ترقی اردو سہارنپور اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ میں نے بحیثیت ممبر ایجوکیشن کمیٹی یہ معلوم کرنے کی کوشش کی ہے کہ میونسپل بورڈ کے ۳۰ پرائمری اسکولوں میں کتنے ایسے ہیں جن میں چالیس سے زیادہ بچوں کی مادری زبان اردو ہے۔ اس سلسلے میں اردو دشمنوں کی طرف سے مجھے سخت قسم کی دشواریاں پیش آئی ہیں دو ماہ تک میرے سوالنامے کو ادھر ادھر کرنے کے بعد حسب ذیل تیرہ اسکولوں سے جو تعداد موصول ہوئی ہے وہ یہ ہے۔

میونسپل بورڈ کے وہ اسلامیہ اسکول جن میں اردو بحیثیت مادری زبان پڑھائی جاتی ہے اور طلبا کی تعداد حسب ذیل ہے۔

پل خمران	۱۴۹
چنور پیرداران	۱۰۲
شاہ بہلول	۱۰۲
محلہ قاضی	۱۸۴
ڈھولی کھال	۹۰
نیا بانس	۴۳

وہ اسکول جہاں اردو پڑھائی جا سکتی ہے اور طلبا کی تعداد یہ ہے۔

خان عالم پورہ	۶۲
اسٹیشن	۴۱
منڈی خاک روبان	۳۰
نواب گنج	۴۵
مبارک شاہ	۴۰
چھیل پل	۳۵
کباڑی بازار	۳۲

اسکولوں کے معائنے سے معلوم ہوا کہ ایجوکیشن کے ایک جن سنگھی ممبر صاحب نے ماسٹروں کو دھمکایا اور بچوں کو فرقہ وارانہ اصولوں پر بھڑکایا کہ وہ اردو ہرگز نہ پڑھیں۔ جن ہندو بچوں نے اپنی مادری زبان اردو لکھوائی تھی اور ان کے گھروں میں اردو بولی جاتی ہے ان سے یہ کہا گیا کہ اردو اسلامی زبان ہے وغیرہ وغیرہ۔ انھیں ممبر صاحب کا یہ جھوٹ بھی ہے کہ جو گشتی زبان کے بارے میں جاری کی گئی ہے وہ غلطی سے جاری ہو گئی ہے اس پر عمل نہ کیا جائے۔

محکمہ تعلیم نے بچوں کے سرپرستوں سے معلومات حاصل کرنے کے لئے فارم ہندی میں چھپوائے ہیں۔ مادری زبان کے بارے میں معلومات جولائی کے پہلے ہفتے میں داخل کی جائے گی۔

جو بچے اسلامیہ پرائمری اسکولوں سے درجہ ۵ پاس کر کے جونیر ہائی اسکولوں میں داخلے کے لئے جاتے ہیں ان کو یہ کہہ کر بھگا دیا جاتا کہ

"تمھاری ہندی کمزور ہے"

غازی پور

عزیز الحسن صاحب صدیقی جنرل سکریٹری انجمن ترقی اردو غازی پور اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ حامیان اردو غازی پور مرکزی انجمن ترقی اردو کی ہدایات کی روشنی میں اردو کی اشاعت اور تحفظ بقا کے لئے اپنی امکانی سعی سے کبھی دریغ نہیں کریں گے اسی لئے یہاں انجمن کی شاخ قائم کی گئی ہے جس کے عہدے دار اور ارکان حسب ذیل ہیں۔

انوار الحسن صاحب انصاری صدر

وحید الظفر احراری صاحب نائب صدر

مولوی متین الدین صاحب وکیل رکن

مولوی شمس الضحیٰ صاحب وکیل "

مولوی ابو الحسن صاحب صدر جمعیۃ العلماء ضلع غازی پور رکن

دارو غہ بابو عبد الحق صاحب رکن

مولوی علی احمد صاحب حکیم "

محمد خلیل صاحب سوداگر "

حافظ محمد اسحاق صاحب رکن

مولوی حبیب اللہ خاں صاحب صدر جمعیۃ العلماء شہر

معصوم رضا صاحب رکن

شاخ کی طرف سے عن قریب ضلع کے حامیان اردو کا ایک نمائندہ اجتماع کیا جائے گا۔

اوری ضلع اعظم گڑھ

امیر صاحب اوری سکریٹری انجمن ترقی اردو اوری تحریر فرماتے ہیں کہ حالات کے پیش نظر اوری میں مرکزی انجمن کی شاخ قائم کی گئی ہے۔

عہدے داران و اراکین حسب ذیل ہیں:۔

مولوی محمد شاہ صاحب قاسمی۔ صدر
مولوی محمد طیب صاحب نائب صدر
مولوی احمد علی صاحب خازن
محبوب حسن صاحب رکن
محمد مسعود صاحب 〃
ابو الکلام صاحب 〃
مولوی محمد کرامت اللہ قاسمی صاحب 〃
حافظ محمد حسن صاحب 〃
حافظ محمد نذیر صاحب 〃
مولوی حبیب الرحمن صاحب نیازی 〃
مولوی منیر الدین صاحب 〃

شاخ کا افتتاح خیر بہوردی صاحب نائب معتمد انجمن ترقی اردو ہند کی موجودگی میں مجاہد ملت مولانا حفظ الرحمن صاحب نے فرمایا۔

پرتاب گڑھ

عبد العلی صاحب وکیل سکریٹری انجمن ترقی اردو پرتاب گڑھ تحریر فرماتے ہیں کہ

زبان اور قومیت کا مسئلہ چونکہ نہایت ہی اہم ہے اس لئے پرتاب گڑھ میں انجمن کی شاخ قائم کی گئی ہے تاکہ پورے ضلع میں اردو کی اشاعت اور حفاظت کے لئے عملی اقدامات کئے جائیں۔ شاخ کے عہدے دار مجلس انتظامیہ کے ارکان حسب ذیل ہیں۔

مولوی عبد السعید خاں صاحب لکچرار صدر
سیٹھ نرائن لال صاحب وکیل نائب صدر
محمد حفیظ خاں صاحب خازن
پنڈت سورج مل پانڈے صاحب رکن
مولوی محمد اسرار خاں صاحب وکیل 〃
مولوی محمود احمد خاں صاحب وکیل 〃
علی احمد خاں صاحب بی۔ اے 〃
عبد الحکیم فاروقی صاحب 〃

رتسر ضلع بلیا

صغیر احمد صاحب بلیاوی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی علیگ جنرل سکریٹری انجمن ترقی اردو رتسر ضلع بلیا مطلع فرماتے ہیں کہ رتسر کے ارباب اردو نے انجمن کی شاخ قائم کی ہے جس کا افتتاح حضرت خیر بہوردی صاحب نے فرمایا اور کام کرنے کے طریقے بتائے۔ شاخ کے عہدہ دار اور اراکین مرکزی انجمن کو اپنے تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔ عہدہ دار اور اراکین کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

سراج الحق صاحب صدر
محمد سعید صاحب انصاری نائب صدر
بدر الدین صاحب نائب معتمد
محمد عاشق صاحب سکریٹری شعبۂ نشر و اشاعت
محمد عالم صاحب خازن
مشتاق احمد صاحب علیگ رکن
نجم الحق صاحب علیگ 〃
ابو الحسنات صاحب 〃
ہدایت اللہ صاحب 〃
عبد الرزاق صاحب کوکب۔ ظہور الحسن صاحب

انجمن ترقی اردو بالاپور (برار)

شیخ فرید صاحب ناظم نشر و اشاعت انجمن ترقی اردو بالاپور (برار) لکھتے ہیں کہ منور حسین صاحب اتاکر اورنگ آبادی جو مدھیہ پردیش کی انجمن ترقی اردو کے سکریٹری ہیں اس سال ناگپور یونیورسٹی میں ایم۔ اے کے تمام مضامین میں اول آئے ہیں اور گولڈ میڈل حاصل کیا ہے جس کی خوشی میں بالاپور کی انجمن نے ایک تجویز کے ذریعہ ان کی خدمت میں ہدیۂ تہنیت و مبارکباد پیش کیا ہے۔

انجمن ترقی اردو طبقہ انصار ضلع بلیا

محمد سلیمان صاحب آشفتہ سکریٹری انجمن ترقی اردو طبقہ انصار ضلع بلیا لکھتے ہیں کہ مدرسہ مدینۃ العلم سیر بازار میں طبقہ انصار کے حامیان اردو کا ایک نمائندہ اجلاس زیر صدارت مولوی منظور احمد صاحب ہاشمی منعقد ہوا جس میں ۱۱ گاؤں کے نمائندگان نے شرکت کی۔ مولوی محمد سلیمان صاحب صدر مدرس مدرسہ مدینۃ العلم کی تحریک پر خیر بہوردی صاحب نائب معتمد انجمن ترقی اردو ہند نے بنیادی تعلیم کی ضرورت اور اہمیت بتائی اور بیسک تعلیم کے سلسلے میں تفصیل سے لوگوں کو آگاہ کیا اور یہ تجویز باتفاق رائے منظور ہوئی کہ طبقہ انصار میں جتنے مدرسے اور مکاتب ہیں ان میں جدید کا نصاب پڑھایا جائے۔

مدرسہ عربیہ بیت العلم۔ چچکیا۔ مدرسہ روضیہ بہوروا۔ احسن المدارس بہوروا۔ امداد العلوم الوابان۔ اسلامیہ اسکول کنڈیل اسلامیہ اسکول بانسپار کے ذمہ دار ارکان جلسے میں موجود تھے۔

بچھراؤں ضلع مرادآباد

چودھری غلام حسین صاحب رئیس نیازی انجمن ترقی اردو بچھراؤں اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ ۱۶ جون ۱۹۵۳ء کو زیر صدارت جناب چودھری لطافت حسین صاحب ایم۔ ایل۔ اے سابق پارلیمنٹری سکریٹری یو۔ پی انجمن ترقی اردو ہند کی شاخ کے عہدے دار

اور اس کے ارکان مجلس عاملہ کا انتخاب عمل میں آیا اور مرکزی انجمن سے الحاق کی تجویز منظور ہوئی۔

حکیم مولوی فضل الرحمان صاحب صدر (صدر جمعیۃ العلماء ضلع مرادآباد)
منشی برجیش لال صاحب غم نائب صدر
چودھری رئیس الدین صاحب وارثی چیرمین ٹاؤن ایریا نائب صدر
چودھری عبدالصمد صاحب ارتقی جوائنٹ سکریٹری
چودھری محمد ظفریاب حسین خاں صاحب سینیر جج سرکٹ بورڈ نگراں اردو تعلیم کمیٹی
مولوی مظاہرالدین صاحب رئیس۔ خازن
سید احسان احمد صاحب مدیر گرامی امروہوی ادیب عالم آڈیٹر
چودھری سعید الدین صاحب سابق چیرمین
چودھری لطافت حسین صاحب ایم۔ ایل۔ اے
چودھری مہدی حسن صاحب
منشی گلو مل صاحب صادق
مولوی علی احمد صاحب نظامی
مولوی وحید الرحمان صاحب ندوی
مولوی شاہ حسن صاحب
مولوی عبدالرحمان صاحب صدر جمعیۃ العلماء محلہ ... ؤں
مولوی فرقان حسین صاحب شاداب
مولوی محمد یعقوب صاحب انصاری

امروہہ ضلع مرادآباد

امروہہ۔ ۲۶ جون

مقامی انجمن ترقی اردو (ہند) کا بارھواں علمی ادبی اجتماع جناب سید تقی ہادی صاحب بی اے ایل ایل بی ایم ایل اے کے مکان پر منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا سید محمد عبادت صاحب کلیم امروہوی مجتہد العصر بالقابہ نے ایک گرانقدر مقالہ پڑھا جس کا عنوان تھا "سید علی نذر نذر امروہوی" حضرت مولانا نے اس مقالہ کے ذریعہ دکنی کے ایک امروہوی شاگرد اور بارھویں صدی ہجری کے ایک پختہ گو شاعر کا تعارف حاضرین سے کرایا۔ نیز ان کے قابل قدر اردو کلام کے اقتباسات سے نوازا۔ مولانا کے مقالہ کے علاوہ اس اجتماع میں اکرام الدین صاحب فاروقی نے اپنا افسانہ برق پڑھا اور جناب سید منظر عباس صاحب نے مہاتما ٹیگور کے افسانہ "کابلی والا" کا بہترین اردو ترجمہ پیش کیا نیز مولانا عشرت امروہوی نے اپنی نظم "تنہائی" سے محظوظ فرمایا۔ انجمن کی جانب سے مادری زبان کے فارم پُر کرانے کی مہم شروع کی ہیں کی گئی۔ نیز نتیجہ حاضرین خصوصاً پروگرام میں حصہ لینے والے حضرات اور سید تقی ہادی صاحب ایم ایل اے میزبان محفل کا شکریہ ادا کیا۔

کرنول و مدراس

ابوالخیر بھوروی صاحب نائب معتمد انجمن ترقی اردو (ہند) فضل العلماء ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب رکن مجلس عاملہ انجمن ترقی اردو کی دعوت پر ۲۶ اپریل کو مدراس کے لئے روانہ ہوئے۔ ان کے اس سفر کی رپورٹ حسب ذیل ہے:۔

ناگپور کے اسٹیشن پر عزیز میاں صاحب سجادہ نشین حضرت نیاز صاحب بریلوی سے ملاقات ہوئی۔ موصوف سے اجمیر شریف اردو کانفرنس کے موقع پر بھی کہا تھا کہ اپنے مریدوں میں اردو پڑھنے لکھنے اور انجمن کے اخبار "ہماری زبان" اور اس کی مطبوعات کی اشاعت کے لئے موثر تحریک فرمائیں۔ اس کی یاد دہانی کی۔ عزیز میاں اپنے مریدوں سے ملنے حیدرآباد جا رہے تھے۔ ہندوستان کی مشہور خانقاہوں کے سجادگان سے اردو کی اشاعت میں بڑی مدد مل سکتی ہے۔ تقسیم سے پہلے کئی خانقاہ کے سجادگان سے ملا تھا اور یہ طے کیا تھا کہ وہ اپنے دستخط خاص سے ایک گشتی جاری کریں کہ ان کے ذی اثر اور صاحب ثروت مرید انجمن ترقی اردو کی عام ممبری قبول کریں اور ایک روپیہ فیس ممبری بذریعہ منی آرڈر انجمن کے جنرل سکریٹری صاحب کے نام بھیج دیں۔ اس صورت سے ایک دو لاکھ روپوں کا سال بھر میں فراہم ہو جانا مشکل نہیں ہے۔

۲۸ کو کرنول پہنچا۔ اسٹیشن پر کرنول کالج کے کئی اساتذہ موجود تھے تیسرے پہر کو اندھرا کے ناریانی منسٹر صاحب سے ملاقات کی اور عشرانے میں شریک ہوا اور اردو کے مسئلے پر گفتگو کی۔ شب میں کرنول کی انجمن ترقی اردو کی طرف سے ایک عام جلسہ ڈاکٹر عبدالحق صاحب کی صدارت میں ہوا اور اس میں میں نے تقریر کی اور کالج لائبریری کے علاوہ نواب طلعت احمد صاحب کو مطبوعات کا خریدار بنایا اور ہماری زبان کی خریداری کی اپیل کی اور ۵ خریدار بنائے۔

۲۹ کو ایک بجے دن میں کالج کی لائبریری دیکھی اور ڈاکٹر صاحب کے ساتھ مدراس کے لئے روانہ ہوا۔ ۳۰ کی صبح کو مدراس پہنچا اور وہاں کے تاجروں کی مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھی جہاں خطبہ اردو میں پڑھا جاتا ہے۔ نماز کے بعد کئی صاحبوں سے ملاقات کی۔ یکم مئی کو اردو سیمینار کے سالانہ جلسے میں شریک ہوا اور تقریر کی۔ ۲ مئی کو ریاست مدراس کے مختلف مقامات کرنول کڑپا، امبور، ویلور، ترچناپلی، عمرآباد اور واہم باڑی سے آئے ہوئے نمائندوں اور کالجوں کے پرنسپل صاحبان اور اساتذہ سے باتیں کیں اور انجمن کی شاخ قائم کرنے کی اپیل کی اور انجمن کی مطبوعات کا خریدار بنایا۔ ترچناپلی کالج کے پرنسپل صاحب نے فرمایا کہ جو بھی نئی کتاب شائع ہو میرے کالج کو بھیج دی جایا کرے۔

۱۰ مئی کو شب میں ایک عام جلسہ اے۔ بی۔ جلال الدین صاحب کے مکان پر ہوا جس میں یہ طے پایا کہ مدراس میں انجمن ترقی اردو کی شاخ قائم کی جائے جو مرکزی انجمن کی ہدایت کے مطابق ریاست مدراس میں اردو کی ترویج و اشاعت کا کام کرے۔ اس تجویز کی تائید ڈاکٹر عبدالحق صاحب نے کی۔ ڈاکٹر صاحب بڑے صاحب اثر ہیں ان کے اثرات سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ مدراس میں ایک اردو کانفرنس کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ اخراجات کانفرنس کے لئے وہاں کے لوگ بآسانی سرمایہ فراہم کرسکتے ہیں۔

۱۱ مئی کو صبح کے وقت حیدرآباد کے لئے روانہ ہوا۔ [illegible] بجے حیدرآباد پہنچا اور جنرل سکریٹری صاحب سے ملاقات کی اور اخبارات کے نمائندگان کو قاضی صاحب کی تشریف آوری اور اپنے آنے کا مقصد بتایا۔ ۱۲ کو وہاں کے نوجوانوں کے ایک اجلاس میں شریک ہوا اور جمعیۃ کے ارکان سے ملاقات کی۔

۱۳ کو مکہ مسجد کی لائبریری کا معائنہ کیا اور رضا حسینی صاحب مدظلہ سے ملاقات کی جو اجمیر اردو کانفرنس میں شریک ہوئے تھے اور یہ وعدہ کیا تھا کہ اپنے حلقۂ اثر و رسوخ میں انجمن کے مقاصد کی اشاعت کریں گے۔

حیدرآباد میں میرا قیام "ایوب بیگ صاحب ڈپٹی" کے مکان پر تھا جن کی مدینہ بلڈنگ کی مشہور دوکان "ایوب میتھو پاؤس" سے وہاں کا بچہ بچہ واقف ہے۔ ایوب صاحب قوم کے خاموش خدمت گزاروں میں ہیں اور اپنے اخلاق محبت افزا کا جواب نہیں رکھتے۔

حیدرآباد کے زمانۂ قیام میں جن صاحبوں نے مجھ پر نوازشیں فرمائیں ان میں مسکین میاں صاحب قبلہ، عزیز تمکین سلمہ، علاء الدین صاحب، لفٹیننٹ کرنل سید افتخار احمد صاحب، ابراہیم صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی مہتمم "پڑھائی گھر"، زین العابدین صاحب، حکیم صاحب آصفیہ لائبریری اور سرور نگر کے محبوب ہستی امرت لال صاحب کو میں کبھی نہیں بھولوں گا۔ امرت لال صاحب کی شرافت اور ان کی روشن خیالی نے مجھ پر بہت اثر کیا۔ خوش طبع مزدور لیڈر "ذوالنور احمد صاحب" احتشام الزماں صاحب اور سارا کیل پرشاد صاحب جیسے صالح نوجوانوں سے ہماری بہت سی امیدیں وابستہ ہیں۔ ان نوجوانوں نے اپنے اوقات کا زیادہ حصہ میرے لئے صرف کیں۔

حیدرآباد سے روانگی سے پہلے ناگپور ریاستی شاخ کے سکریٹری نثار اورنگ آبادی صاحب کو اطلاع کر دی تھی چنانچہ وہ اسٹیشن پر موجود تھے۔ انھوں نے بتایا کہ اکتوبر یا نومبر میں ناگپور کی ریاستی انجمن ترقی اردو ایک اردو کانفرنس کرے گی بہ شرطیکہ مرکزی انجمن ابتدائی اخراجات کے لئے مالی امداد دے۔ کانفرنس کے بعد اصل رقم مرکز کو واپس کر دی جائیگی۔ تقسیم سے پہلے ناگپور میں جو اردو کانفرنس ہوئی تھی اس کے لئے بھی مرکزی انجمن نے یہی صورت اختیار کی تھی اور انجمن کو کافی منافع ہوا تھا۔

ویلور۔ مدراس

خوش فکر نوجوان ادیب و شاعر بدر جمالی ویلور سے بی اے لکھتے ہیں کہ جولائی کے پہلے ہفتہ میں ایک ادبی اجتماع کیا جائے گا جس میں جنوبی ہند کے شعرائے کرام شرکت فرمائیں گے۔ اس موقع پر انجمن ترقی اردو کی شاخ بھی قائم کی جائے گی۔

مدراس کی ادبی خدمات کے سلسلے میں بھی کام شروع کر دیا گیا ہے اور کئی نادر قلمی کتابیں دستیاب ہوئی ہیں۔ خطۂ مدراس میں ایسے باکمالوں کے بہترین جواہر پارے اردو ادب کو عطا ہوئے ہیں جن کی ترتیب سے اہل مدراس کی تاریخ کا ایک نیا باب کھل جائے گا۔ انجمن کے بابائے اردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب کی ذات گرامی ہمارے لئے [illegible] ہے۔

لکھنؤ

ادارہ فروغ اردو لکھنؤ کا ایک جلسہ ۱۷ جون کو زیر صدارت پروفیسر مسعود حسین رضوی منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

۱۔ ادارہ فروغ اردو لکھنؤ کا یہ متفقہ جلسہ اردو کو علاقائی زبان تسلیم کرانے کے سلسلے میں انجمن ترقی اردو ہند کو اس کی مسلسل جدوجہد پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہے اور صدر جمہوریہ ہند سے درخواست کرتا ہے کہ انجمن کی سرکردگی میں پیش کئے ہوئے لاکھوں ہمدردان اردو کے دستخطوں والے مطالبات کو جلد از جلد منظور فرماکر اردو کا حق عطا فرمائیں۔

محرک: شمس مینائی کاکوروی

موید: فرحت کاکوروی

۲۔ یہ جلسہ ہمدردان اردو سے درخواست کرتا ہے کہ ادارہ ہذا کا جاری کردہ ماہنامہ 'فروغ اردو' اور اس کی شائع کردہ مطبوعات کی زیادہ سے زیادہ توسیع و اشاعت میں امداد فرماکر اردو کی ترقی فرمائیں۔

محرک: ڈاکٹر نورالحسن ہاشمی لکھنؤ یونیورسٹی

موید: حکیم عبدالقوی دریابادی مدیر صدق جدید

۳۔ یہ جلسہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کو جامعہ اردو علی گڑھ کے امتحانات تسلیم کرنے پر ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے اور رجسٹرار جامعہ کی خدمات کو بہ نظر استحسان دیکھتا ہے نیز ملک کی دوسری یونیورسٹیوں سے درخواست کرتا ہے کہ وہ بھی ان امتحانات کو تسلیم کرلیں۔

محرک: پروفیسر احتشام حسین رضوی لکھنؤ یونیورسٹی

موید: فرحت کاکوروی

۴۔ یہ جلسہ ہائی اسکول اینڈ انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن بورڈ یوپی

...ر آباد کو مبارکباد پیش کرتا ہے کہ اس نے اردو کو اس جلسہ رج رکھا ہے کہ ہر گروپ میں طلباء آسانی سے اردو لے سکتے ہیں۔ یہ جلسہ بورڈ سے درخواست کرتا ہے کہ وہ جلد از جلد دوسری دقتوں کو بھی دُور کرے اور ذریعۂ تعلیم مادری زبان قرار دے کر مادری زبان میں جوابات لکھنے کی اجازت دے۔

محرک:۔ شجاعت علی سندیلوی وائس پرنسپل ممتاز ہائر سکنڈری اسکول لکھنؤ
مؤید:۔ پروفیسر مسیح الزماں الہ آباد یونیورسٹی

سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اس سلسلہ میں ان تمام اداروں اور تحریکوں سے تعاون کریں جو اسکولوں اور کالجوں میں اردو کو رائج کرنے یا برقرار رکھنے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔

محرک:۔ امین سلونوی ایڈیٹر ۔ ان میل
مؤید:۔ گیانی چندر سنگھ سٹی کانگریس لکھنؤ
محمد وزیر خاں ۔ اسلامیہ کالج لکھنؤ

فیض احمد فیض

ہم جو تاریک راہوں میں مارے گئے

تیرے ہونٹوں کے پھولوں کی چاہت میں ہم
دار کی خشک ٹہنی پہ وارے گئے
تیرے ہاتھوں کی شمعوں کی حسرت میں ہم
نیم تاریک راہوں میں مارے گئے۔
سولیوں پر ہمارے لبوں سے پرے
تیرے ہونٹوں کی لالی لپکتی رہی
تیری زلفوں کی مستی برستی رہی
تیرے ہاتھوں کی چاندی دمکتی رہی
جب گھلی تیرے کوچے میں شامِ ستم
ہم چلے آئے لائے جہاں تک قدم
لب پہ حرفِ غزل دل میں قندیلِ غم
اپنا غم تھا گواہی ترے حسن کی
دیکھ قائم رہے اس گواہی پہ ہم

ہم جو تاریک راہوں میں مارے گئے
نارسائی اگر اپنی تقدیر تھی
تیری الفت تو اپنی ہی تدبیر تھی
کس کو شکوہ ہے گر شوق کے سلسلے
ہجر کی قتل گاہوں سے سب جا ملے
تیرے کوچے سے چن کر ہمارے علم
اور نکلیں گے عشاق کے قافلے
جن کی راہِ طلب سے ہمارے قدم
مختصر کر چلے درد کے فاصلے
کر چلے جن کی خاطر جہاں گیر ہم
جاں گنوا کر تری دلبری کا بھرم
ہم جو تاریک راہوں میں مارے گئے

(بشکریہ اخبار [illegible])

۵۔ یہ جلسہ اردو تعلیم کی ترویج و اشاعت اور جامعہ اردو علی گڑھ کے امتحانات کو زیادہ سے زیادہ روشناس کرانے کے لئے حلقہ وار اردو تعلیم کمیٹیوں کی تشکیل نیز اعلیٰ امتحانات کے لئے اردو کالج کے قیام کا فیصلہ کرتا ہے اور محبانِ اردو سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اردو کی تعلیمی مہم جاری کر کے ہر ایک بیسک اسکول میں کم از کم ۴۰ طلباء کا داخلہ کرا دیں تاکہ جولائی سنہ ۵۳ء سے اردو کی تعلیم جاری ہو سکے۔ نیز یہ جلسہ طلباء کے سرپرستوں

پٹنہ ۵ ارجون۔ انجمن ترقی پسند مصنفین نے ریاستی کونسل منعقدہ ۱۴ ارجون مجوزہ اردو کنونشن کا خیر مقدم کیا ہے۔ اور صوبے کی ساری شاخوں سے اس سلسلے میں تعاون کرنے کی اپیل کی ہے۔

کچھ حلقوں میں یہ سوال اٹھایا جاتا ہے کہ انجمن ترقی پسند مصنفین کی اردو زبان کے سلسلے میں کیا پالیسی ہے۔ جواب ظاہر ہے انجمن ترقی پسند مصنفین نہ صرف اردو بلکہ دوسری تمام زبانوں کی ملا...

وبقا کے لئے ہمیشہ عملی جدوجہد کرتی رہی ہے اور عوام سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ پچھلے دنوں مشرقی بنگال میں بنگالی زبان کی تحفظ و بقا کی تحریک کی ہم نے پُرزور حمایت کی تھی۔ انجمن تمام زبانوں کے ادبی سرمایہ کو قابلِ احترام سمجھتی ہے اور ان کی صحت مند اور ترقی پسند روایات کو آگے بڑھانے کی کوشش کرتی رہی ہے۔

آج ہندوستان میں اردو کے ساتھ جو زیادتیاں ہو رہی ہیں ہم نے ہمیشہ ان کی مذمت کی ہے۔ انجمن ترقی پسند مصنفین یہ سمجھتی ہے کہ اردو کو ختم کرنے کی فرقہ پرستوں اور تنگ نظروں کی جانب سے جو سازشیں ہو رہی ہیں وہ کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتی ہیں کیونکہ اردو نے عوام میں جنم لیا ہے اور عوام اسے کبھی بھی ختم نہ ہونے دیں گے۔

انجمن ترقی پسند مصنفین اردو کی بقا کی ہر تحریک کو قابلِ ستائش سمجھتی ہے اور اس کا اعتراف کرتی ہے کہ انجمن ترقی اردو نے اردو کی جو خدمتیں کی ہیں انھیں فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ اسی وجوہ کی بنا پر ہم نے انجمن ترقی اردو کے ساتھ ہمیشہ خلوص نیت سے تعاون کیا ہے۔ پچھلی اردو کانفرنس کا ہم نے پورا پورا ساتھ دیا تھا۔ ہمارے اراکین نے کانفرنس کو کامیاب بنانے کی ہر ممکن سعی کی تھی لیکن انجمن ترقی پسند مصنفین اردو زبان کی علاقائی تحریک میں جو ایک تنگ نظری اور علیحدگی کا رجحان آ گیا ہے اسے اچھی نظر سے نہیں دیکھتی۔ ہمیں ہر زبان کو اس کا جائز حق دلانے کی کوشش کرنی چاہیے اور عملی طور پر اس کا ثبوت دینا چاہیے کہ اردو ہندوستان کے مختلف فرقوں کا ایک مشترکہ ورثہ ہے۔

جہاں تک اردو اور ہندی کا تعلق ہے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ دونوں زبانوں کو زیادہ سے زیادہ ایک دوسرے کے قریب لانے کی ممکن صورتوں پر غور کیا جائے اور ان کے باہمی رشتہ کو استوار کیا جائے۔

بی۔ زیڈ۔ مائل
سکریٹری انجمن ترقی پسند مصنفین بہار

کشمیر

جانباز صاحب سکریٹری انجمن ترقی اردو و ادب لکھتے ہیں کہ ہندو مسلمانوں کی مشترکہ قومی زبان اردو کو کشمیر میں بامِ عروج تک پہنچانے، اس کے وسیع اور کارآمد اثرات کو پھیلانے اور علم و ادب کی شاہراہِ ترقی کو وسعت دینے اور اس قومی ورثے کی عظمت سے دنیائے علم و ادب کو روشن کرنے کے لئے انجمن ترقی اردو و ادب (کشمیر) کی بنیاد ڈال دی گئی ہے۔ جو اردو و ادب دوست حضرات سے شمولیت کی اپیل کرتے ہوئے مندرجہ ذیل مقاصد کی تکمیل کے لئے جدوجہد کا اعلان کرتی ہے۔

(۱) کشمیر میں اردو جیسا سماج، اس کی تہذیب، معاشرت اور میل جول کا عکس ہے اور ہندوستانی کلچر کی ترقی۔

(۲) کشمیر کے عوام کو اردو ادب سے روشناس کرنا اور اس کے معیار کو بلند کرنا۔

(۳) کشمیر کے نوآموز لکھنے والوں، ادیبوں اور شاعروں کی حوصلہ افزائی کرنا۔

(۴) فرسودہ اور پرانے خیالات رکھنے والوں کو پرانی روش سے ہٹا کر نئی جدتوں سے متعارف کرنا۔

(۵) شعبہ قائم کر کے فلم بینوں اور ریڈیو سامعین کے ذوقِ سلیم اور پست مذاق کو بلند کرنا۔

شرائطِ رکنیت

(۱) رکن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اردو ادب سے ذوق رکھتا ہو اور اردو زبان کی ترقی کا خواہش مند ہو۔

(۲) رکن انجمن کے لئے ضروری ہے کہ وہ عریاں نگاری، اخلاق سوز ادب سے پرہیز کرتا ہو اور ادب برائے ادب نہیں بلکہ ادب برائے زندگی کا قائل ہو۔

(۳) انجمن کا رکن بننے کے لئے فیس داخلہ ۸ روپیہ مقرر ہے جو فارم پُر کرنے کے ساتھ ہی جس کی ادائیگی ضروری ہے۔ رکن بننے کے بعد ماہانہ چندہ ۴ روپے حسب الادا ہوں گے۔

(مزید تفصیلات کے لئے مرکزی دفتر گاڑ کول سے رجوع کریں)

غ۔ م۔ جانباز
سکریٹری انجمن ترقی۔ سری نگر

جھانسی

ادیب مسعود گورکھپوری صاحب لکچرار حافظ صدیق نیشنل کالج جھانسی تحریر فرماتے ہیں کہ جھانسی کے حسبِ ذیل نوجوانوں نے جن میں اردو کی خدمت کا صحیح ذوق ہے۔ یہاں مرکزی انجمن کی شاخ قائم کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ امید ہے کہ نتائج ان نوجوانوں کی ہمت اور خدمت کا بہترین نمونہ ہوں گی۔

امیر شریف
عبدالرحیم قریشی
امان اللہ خاں
محمد ہارون
عزیز اشرف
عبدالحمید
ساقی
وحشت جھانسوی
ایاز جھانسوی

پبلشر:۔ قاضی عبدالغفار مرکزی انجمن ترقی اردو (ہند) علی گڑھ — پرنٹر:۔ نیشنل پرنٹرس کمپنی علی گڑھ